شیعہ اقلیت کی سنی اکثریت سے جدائی کی وجہ اور اختلافا ت کا پیدا ہونا

<"xml encoding="UTF-8?>

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ، صحابۂ کرام اور تمام مسلمانوں کی نظر میں حضرت علی علیہ السلام کی قدرو منزلت کے باعث آپ کے پیروکاروں کو یقین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحلت کے بعد خلافت اور رهبری حضرت علی علیہ السلام کا مسلمہ حق هے ۔ اس کے علاوہ تمام شواهد و حالات بهی اس عقیدے کی تصریح کرتے تهے ، سوائے ان واقعات کے جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیماری کے زمانے میں رونما هوئے(1) لیکن ان لوگوں کی توقعات کے بالکل بر خلاف ٹهیک اس وقت جبکہ پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رحلت فرمائی اور ابهی آپ کی تجهیز و تکفین بهی نهیں هوئی تهی اور اهلبیت علیهم السلام اور بعض اصحاب کفن ودفن کے انتظامات کررهے تهے ،خبر ملی کہ ایک جماعت نے جو بعد میں اکثریت کی حامل هوئی ،نهایت جلد بازی میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اهل و عیال ، رشتہ داروں اور پیروکاروں سے مشورہ کئے بغیر حتی ان کو اطلاع دیئے بغیر ، ظاهری خیر خواهی اور مسلمانوں کی بهبودی کی خاطر مسلمانوں کے لئے خلیفہ کا انتخاب کرلیاهے۔ اس کی خبر حضرت علی علیہ السلام اور آپ کے پیرروکاروں کوخلیفہ کے انتخاب کے بعد دی گئی تهی ۔(2)حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کفن ودفن کے بعد جب حضرت علی علیہ السلام اور آپ کے پیروکاروں عباس ، زبیر ، سلمان ، ابوذر ،مقداد اور عماروغیرہ کو اس واقعے کی اطلاع ملی تو انهوں نے انتخابی خلافت اورخلیفہ کو انتخاب کرنے والوں پر سخت اعتراضات کئے اور اس ضمن میں احتجاجی جلسے بهی هوئے مگر جواب دیا گیا کہ مسلمانوں کی اسی میں بهتری هے ۔
یهی اعتراضات تهے جنهوں نے اقلیت کو اکثریت سے جدا کردیا تها اورحضرت علی علیہ السلام کے پیروکاروں کو معاشرے میں "شیعۂ علی(ع) " کے نام سے پهچنوایا تها البتہ حکومت اور خلافت کے مامو رین بهی سیاسی لحاظ سے کڑی نظر رکهے هوئے تهے کہ مذکورہ اقلیت اس نام سے مشهور نہ هو اوراسلامی معاشرہ اکثریتی اور اقلیتی گروهوں میں تقسیم نہ هونے پائے کیونکہ وہ خلافت کو اجماع امت جانتے تهے۔
البتہ شیعہ شروع سے هی وقتی سیاست کے محکوم هوگئے تهے لیکن صرف اعتراضات کے ذریعے کوئی کام انجام نهیں دے سکتے تهے ۔ادهر حضرت علی علیہ السلام بهی مسلمانوں اور اسلام کی خاطر اور کافی طاقت و قوت نہ رکهنے کی وجہ سے ایک خونی انقلاب برپا نہ کرسکے لیکن یہ اعتراض کرنے والے اپنے عقیدے اورنظریے کے لحاظ سے اکثریت کے تابع نہ هوئے اور پیغمبر اکرم کی جانشینی اورعلمی رهبری کو حضرت علی(ع) کاحق سمجهتے نیز علمی ومعنوی مرکز صرف حضرت علی(ع) کوهی مانتے رهے اورساته هی دوسروں کو بهی حضرت علی(ع) کی طرف دعوت دیتے رهے ۔

حوالہ

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مرض الموت کی حالت میں اسامہ بن زید کی سر کردگی میں ایک لشکر تیار کیا اور تاکید کی کہ سب لوگ اس جنگ میں شرکت کریں اور مدینے سے باہر نکل جائیں ۔ ایک جماعت

نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی اس میں ابو بکر اور عمر بھی تھے ۔ اس واقعہ نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بہت زیادہ صدمہ پہنچایا ۔ (شرح ابن ابی الحدید طبع مصر ج/ ۱ ص / ۵۳)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رحلت کے وقت فرمایا کہ قلم اور دوات لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے ایک چٹھی لکھوں کہ تمہاری ہدایت اور راہنمائی کا باعث بنے اور تم گمراہ ہونے سے بچ جاؤ ۔ حضرت عمر نے اس کام سے منع کر دیا اور کہا کہ آپ کا مرض بہت زیادہ بڑھ گیا ہے اور شدید بخار کی حالت میں آپ کو ہذیان ہے ۔(تاریخ طبری ج / ۲ ص / ۴۳۶ ، صحیح بخاری ج / ۳ ، صحیح مسلم ج/ ۵ ، البدایہ و النہایہ ج / ۵ ص / ۲۲۷ ، تاریخ ابن ابی الحدید ج / ۱ ص ۱۳۳)

۲۔ شرح ابن ابی الحدید ج/ ۱ ص/ ۵۸ ۔۱۲۳ تا ۱۳۵ ، تاریخ یعقوبی ج/ ۲ ص / ۱۰۲ ، تاریخ طبری ج/ ۲ ص / ۴۴۵ تا ۴۶۰